بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناخن تراشنے کے آداب و احکام

از

مولانا مفتی محمد جمال الدین قاسمی

(استاذ حدیث وصدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد)

فون:09392298508

ای میل:mjqasmi74@gmail.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

دوسرا ایڈیشن: ۱۴۴۱ھ

نام کتاب : ناخن تراشنے کے آداب واحکام

مؤلف کتاب : مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی

(استاذ حدیث وصدر مفتی جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدرآباد)

صفحات : 24

قیمت : 20روپے

کمپیوٹر کتابت : مفتی محمد عبداللہ سلیمان مظاہری

تزئین وسیٹنگ : قبا گرافکس، حیدرآباد، فون:9704172672

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ نعیمیہ دیوبند، سہارنپور

(۲) ہندوستان پیپرایمپوریم حیدرآباد

(۳) حافظ عبدالرحمن بیت العلم محلہ شمالی کومی ڈاکخانہ ناڑی ضلع دربھنگہ (بہار)

فون:06305248704

(۴) قبا گرافکس، قبا کالونی، شاہین نگر، حیدرآباد، فون:09704172672

فہرست عناوین

- عرض مرتب ۵
- ناخن تراشنے کے بارے میں احادیث ۹
- ناخن تراشنے کے فوائد ۱۱
- بعض خواتین کی بری عادت ۱۲
- ناخن تراشنا کیسا ہے؟ ۱۲
- ناخن کی کتنی مقدار تراشے؟ ۱۳
- پہلے ہاتھ کا ناخن تراشے یا پاؤں کا؟ ۱۳
- ہاتھ کے ناخن تراشنے کا طریقہ ۱۴
- پہلا طریقہ ۱۴
- دوسرا طریقہ ۱۶
- تیسرا طریقہ ۱۶
- چوتھا طریقہ ۱۷
- پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ ۱۷
- پہلا طریقہ ۱۷
- دوسرا طریقہ ۱۷

○ آنکھ آنے کی شکایت کا دور ہونا ۱۸
○ سبھی ناخن ایک ساتھ تراشے جائیں ۱۸
○ زائد ہاتھ اور انگلی کے ناخن ۱۹
○ ناخن کب تراشے؟ ۱۹
○ ناخن تراشنے میں تاخیر ۲۰
○ ناخن دانت سے کترنا ۲۰
○ ناخن تراشنے کے بعد انگلیوں کا دھونا ۲۱
○ تراشے ہوئے ناخن کو دفن کردے ۲۱
◆ متفرق مسائل ۲۳
○ حالت جنابت میں ناخن تراشنا ۲۳
○ قربانی کرنے والے کا ناخن تراشنا ۲۳
○ میت کے ناخن تراشنا ۲۳
○ ناخن پالش ۲۴

☆☆☆☆

عرض مرتب

اسلام نے نظافت و پاکیزگی کا جو فطری نظام پیش کیا ہے اس کی نظیر کسی اور دین ومذہب میں نہیں ملتی، دوسرے ادیان میں صاف ستھرا اور نفاست پسند ہونا ایک طرح کا جرم تھا ،اور ایسا شخص مستحق تعزیر سمجھا جاتا تھا، نہ پانی کا صحیح انتظام تھا، نہ نہانے دھونے اور صاف ستھرا رہنے والے شخص کی ہمت افزائی کی جاتی تھی اور نہ ہی انھیں اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، اس تعلق سے ایک نظر یہود ونصاریٰ کی تاریخ پر ڈالتے چلیں، ڈاکٹر ڈریپر (۱۸۸۲ء) کی کتاب کا اردو ترجمہ مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے ''معرکۂ مذہب وسائنس'' کے نام سے کیا ہے، ذیل میں اسی کتاب کے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:

۱- قرون وسطی میں یورپ کا بیشتر حصہ لق ودق بیاباں یا بے راہ جنگل تھا، جابجا دلدلیں اور غلیظ جوہڑ (بارانی تالاب) تھے، صفائی کا کوئی انتظام نہیں تھا، نہ گندے پانی کو نکالنے کے لئے نالیوں اور بدروں کا رواج تھا، عوام ایک ہی لباس سالہا سال پہنتے ، جسے دھوتے نہیں تھے ،نتیجۃً وہ بوسیدہ ، میلا اور بدبودار ہوجاتا تھا، نہانا اتنا بڑا گناہ تھا کہ جب پاپائے روم نے سسلی اور جرمنی کے بادشاہ فریڈرک ثانی (۱۲۵۰ء) پر کفر کا فتوی لگایا تو سرفہرست یہ الزام درج تھا کہ وہ ہر روز مسلمانوں کی طرح غسل کرتا ہے۔(۱)

۲- پاپائے روم کے یہاں ہر وہ عیسائی کافر تھا جو مسلمانوں کی تہذیب یا کسی اور بات کو اچھا سمجھتا ہو یا ہر روز نہاتا ہو، ایسے کافروں کو سزا دینے کے لئے پاپائے روم نے ۱۴۷۸ء میں ایک مذہبی عدالت قائم کی ،جس نے پہلے سال دو ہزار افراد کو زندہ جلایا، اور ستر ہزار کو قید وجرمانہ کی سزا دی۔(۲)

---

(۱) یورپ پر اسلام کے احسانات ص:۷۶

(۲) یورپ پر اسلام کے احسانات ص:۹۰

۳- غلیظ جسم اور میلے لباس کی وجہ سے جوؤں کی یہ کثرت تھی کہ جب برطانیہ کا لاٹ پادری باہر نکلتا تو اس کی قبا پر سیکڑوں جوئیں چلتی پھرتی نظر آتیں۔(۱)

۴- جب اسپین میں اسلامی سلطنت کو زوال آیا تو فلپ دوم (۱۵۹۸ء) نے تمام حمام حکماً بند کرادیے، کیونکہ ان سے اسلام کی یاد تازہ ہوتی تھی، اسی بادشاہ نے اشبیلیہ کے گورنر کو محض اس لئے معزول کردیا کہ وہ روزانہ ہاتھ منہ دھوتا ہے۔(۲)

مگر اسلام نے اس کے برخلاف نظافت وپاکیزگی پر خاص توجہ دی ہے، اس کی ترغیب دی ہے۔ اور اسے منجملہ اسلامی احکام کے ایک حکم قرار دیا ہے، جو اس پر عمل نہ کرے اسے اچھا اور بہتر شخص نہیں کہا گیا ہے، نہ صرف یہ کہ نظافت وپاکیزگی اسلام میں مطلوب ہے؛ بلکہ خود آپ ﷺ کو بھی اس کا بڑا اہتمام تھا، اسی کا نتیجہ تھا کہ سفر میں بھی آپ ﷺ تیل، کنگھی، سرمہ، قینچی، مسواک، آئینہ اور ایک چھوٹی سی سیخ (جو سر کھجانے کے کام آتی) ساتھ رکھتے تھے (۳) منہ اور دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک کا استعمال بڑی کثرت سے فرماتے تھے (۴) ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنا آپ ﷺ کے معمولات میں داخل تھا (۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ جب سو کر اٹھتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا تھا، اور جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے تھے (۶) حتی کہ حیات طیبہ کا آخری عمل مسواک کرنا تھا (۷) نظافت ہی کے پیش نظر آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

---

(۱) حوالہ سابق: ۷۷

(۲) حوالہ سابق

(۳) شعب الإیمان رقم الحدیث: ۶۰۷۲، فصل فی حلق جمیع الرأس، المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۲۳۵۲، باب من اسمہ إبراهیم

(۴) ابن ماجۃ رقم الحدیث: ۲۸۹، باب السواک

(۵) مسلم رقم الحدیث: ۷۶۳، باب الدعاء في صلاۃ اللیل وقیامہ

(۶) حوالہ سابق

(۷) بخاری رقم الحدیث: ۴۴۳۸، باب مرض النبی ﷺ

"من کان له شعر فلیکرمه"(۱)

''جو بال رکھے تو اسے اسکا اکرام کرنا چاہئے''

ایک مرتبہ آپ ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے تو پہلے کنگھا کیا، پھر پانی سے بھرے ہوئے پیالہ کی مدد سے اپنے بالوں کو درست کیا، آپ ﷺ کا یہ عمل دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بول پڑیں کہ اے حضور ﷺ! آپ ﷺ تو خود خوبصورت ہیں، مزید آرائش کی آپ کو کیا ضرورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إذا خرج الرجل إلی إخوانه فلیهئی من نفسه فإن الله یحب الجمال"(۲)

''جب کوئی آدمی اپنے بھائیوں سے ملنے جائے تو اپنی شکل وصورت کو درست کرلیا کرے، کیونکہ خود اللہ تعالی جمال کو پسند کرتے ہیں''

ایک صحابی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے، آپ کو ان کی یہ حالت دیکھ کر ناگواری ہوئی، اور انھیں بال سنوارنے کا حکم دیا، جب وہ بال درست کرکے دوبارہ حاضر ہوئے تو فرمایا: پراگندہ بال شیطانی فعل ہے(۳) ایک اور صحابی ایک مرتبہ میلے کچیلے اور بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے حاضر خدمت ہوئے، تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: بہت کچھ ہے، اونٹ، گھوڑے، بکریاں، غلام سبھی کچھ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تمہارے رہن سہن سے بھی اللہ تعالی کے انعامات کا اظہار ہونا چاہئے (۴) ایک مرتبہ ایک صحابی کو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو ان پر نکیر فرمائی اور ارشاد فرمایا:

"أما کان هذا یجد ماء یغسل به ثوبه"(۵)

''کیا اس شخص کو پانی بھی میسر نہیں ہے کہ اس سے کپڑے کو دھو لیتا''

---

(۱) ابوداؤد رقم الحدیث: ۴۱۶۳، باب في إصلاح الشعر
(۲) أدب الاملاء والاستملاء، السمعانی: ۳۲، فصل في أدب المملی، ینبغي للمحدث الخ
(۳) شعب الإیمان رقم الحدیث: ۶۰۴۳، فصل في إکرام الشعر
(۴) أبوداؤد رقم الحدیث: ۴۰۶۳، باب في غسل الثوب الخ
(۵) أبوداؤد رقم الحدیث: ۴۰۶۲، باب في غسل الثوب الخ

ایک جگہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"أصلحوا لباسكم حتى تكونوا كالشامة في الناس"(١)

"اپنے کپڑوں کی اصلاح اور صفائی وستھرائی پر اتنی توجہ دو کہ لوگ تمہارے کپڑوں میں خوشبو محسوس کریں"

اسی نقطۂ نظر سے آپ ﷺ نے سفید کپڑے کے پہننے کی ترغیب دی ہے؛(٢) تاکہ اگر کوئی داغ دھبہ یا میل کچیل کپڑے پر لگ جائے تو بآسانی نظر آجائے اور فوراً اسے صاف کرلیا جائے، ان تصریحات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام کیسا صاف ستھرا مذہب ہے، اور نظافت کے تعلق سے اس نے کیسی عمدہ ہدایات دی ہیں، نظافت وپاکیزگی کے باب سے ناخن تراشنا بھی ہے اور وہ امور فطرت کے قبیل سے بھی ہے، لہذا ناخن تراشنے سے متعلق ضروری احکام اگلے صفحات میں بیان کئے جاتے ہیں۔

(١) المعجم الكبير للطبراني رقم الحديث: ٥٦١٦، سهل بن الحنظلية

(٢) أبو داؤد رقم الحديث: ٣٨٧٨، باب في الأمر بالكحل

ناخن تراشنا جسے عربی میں ''قص اظفار'' کہتے ہیں، یہ بھی امور نظافت میں سے ہے(۱) حدیث میں اسے احکام فطرت میں سے شمار کیا گیا ہے (۲) ایک روایت میں اس کا فطرت ابراہیمی میں سے ہونا بھی بیان کیا گیا ہے (۳) احادیث میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے، ذیل میں اس تعلق سے کچھ احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

ناخن تراشنے کے بارے میں احادیث

حضرت عبداللہ بن بشر مازنی ﷛ راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قصوا أظفارکم'' (۴) ''ناخن تراشو''، ایک حدیث میں ناخن تراشنے کو طہارت ونظافت کے امور میں سے قرار دیا گیا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"الطهارات أربع قص الشارب وحلق العانة وتقليم الأظفار والسواک"(۵)

''چار چیزیں طہارت کے قبیل سے ہیں، موچھیں کترنا، زیر ناف بال کا مونڈنا، ناخن تراشنا اور مسواک کرنا''

(۱) مسند بزار رقم الحديث: ۴۱۴۶، حدیث ابی داؤد
(۲) مسلم رقم الحديث: ۲۶۱، باب خصال الفطرة
(۳) درمنثور ۱/ ۲۷۵، تحت قوله تعالى واذ ابتلى ابراهيم ربه
(۴) فتح الباری ۱۰/ ۳۳۸، باب قص الشارب
(۵) مسند بزار رقم الحديث: ۴۱۴۶، حديث ابى الدرداء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

"قصوا أظافيركم فإن الشيطان يجري مابين اللحم والظفر"(۱)

"ناخن تراشا کرو، کیونکہ شیطان زندہ اور مردہ ناخن کے درمیان دوڑتا رہتا ہے"

امام غزالی رحمہ اللہ نے خطیب کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے، جس میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ بڑھے ہوئے ناخن پر شیطان بیٹھا کرتا ہے (۲) ایک مرتبہ حضرات صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آمد میں تاخیر کی شکایت کی، اوران کی آمد میں واقعتاً تاخیر ہوئی بھی تھی، تو جواباً آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ولم لا يبطئ عني وأنتم حولي لاتستنون ولا تقلمون أظفاركم"(۳)

وہ کیوں دیر سے نہ آئیں؟ تم لوگ میرے پاس ہوتے ہو، حالانکہ تم مسواک کا اہتمام نہیں کرتے، اور نہ ناخن تراشتے ہو،

گویا ان امور کی وجہ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو تکلیف ہوتی ہے، اور وہ آنے میں تاخیر کرتے ہیں، ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو ناخن نہ تراشے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے (۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، اس میں آپ ﷺ کو سہو ہو گیا، نماز سے فراغت کے بعد جب آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"مالالي لاهم ورفغ أحدكم بين ظفره وأنمله"(۵)

---

(۱) درمنثور: ۱/۲۷۶، تحت قوله تعالی واذا ابتلی ابراهيم ربه
(۲) احياء العلوم: ۱/۱۴۱، القسم الثالث فی النظافة الخ
(۳) مسند احمد رقم الحديث: ۲۱۸۱، مسند عبد الله بن عباس رضی الله عنه
(۴) مسند احمد رقم الحديث: ۲۳۸۰، حديث رجل من بنی غفار
(۵) المعجم الكبير رقم الحديث: ۱۰۴۰۱، الاختلاف عن الاعمش فی حديث عبد الله رضی الله عنه

''مجھے سہو کیسے نہ ہو، جبکہ تم لوگوں کے ناخن اور پوروے میں میل کچیل بھرے ہوئے ہیں''

مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں کے ناخن جو بڑھے ہوئے ہیں، اور اسی سے جسم کے مختلف حصوں کو کھجاتے ہو، جس کی وجہ سے اس میں میل کچیل بھر جایا کرتے ہیں، اور اسے اچھی طرح صاف کئے بغیر تم لوگ نماز کے لئے آجاتے ہو، اسی کے اثرات میرے اوپر نماز کی حالت میں پڑے، اور مجھے سہو ہو گیا، اس لئے تم لوگ ناخن نہ بڑھنے دیا کرو، تاکہ یہ شکل پیدا نہ ہو۔(۱)

ناخن تراشنے کے فوائد

ناخن تراشنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی اتباع نصیب ہوجاتی ہے، اور ایک مسلمان کو اس سے بڑھ کر اور کیا فائدہ چاہئے، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے قاضی خاں کے حوالے سے لکھا ہے جس کا ناخن لمبا ہوتا ہے وہ رزق کی تنگی سے دوچار ہوتا ہے(۲) جس کا حاصل یہ ہے کہ ناخن تراشنے والا تنگیٔ رزق میں مبتلا نہیں ہوتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کو جو لباس عطا کیا گیا تھا وہ ناخن کا تھا، پرندوں کے اجسام جس طرح پروں سے پورے طور پر چھپ جاتے ہیں، اسی طرح ان کا جسم بھی ناخن سے چھپ گیا تھا، لیکن جب ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالی نے ان سے وہ لباس چھین لیا، اور زینت و منفعت کے واسطے ناخن کو صرف انگلیوں کی حد تک باقی رکھا(۳) مگر حضرت سدی رحمہ اللہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم کا لباس جنت میں ناخن کے بجائے کھال کا تھا، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ لانبے تھے، اللہ تعالی نے انکے جسم کو کھال سے ڈھک دیا تھا، اور ہاتھ کی انگلیوں میں ناخن پیدا کردیا تھا تاکہ جب انھیں کھجانے کی ضرورت محسوس ہو تو ان سے کام لے سکیں۔(۴)

---

(۱) فتح الباری: ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب

(۲) مرقاۃ ۸/۲۸۱۶، باب الترجل

(۳) حوالہ سابق ص: ۲۸۱۵، باب الترجل (۴) حوالہ سابق

مگر یہی ناخن جب حد سے بڑھ جائے ،اور اسے یونہی چھوڑ دیا جائے تو جمال وزینت کے خلاف ہونے کی وجہ سے بھدے معلوم ہونے لگتے ہیں(۱) نیز کام کاج کرتے وقت اور جسم کا کوئی عضو کھجاتے وقت اس جگہ موجود میل ناخن میں گھس جاتے ہیں اور کھاتے وقت نوالے کے ساتھ معدہ میں داخل ہوجاتے ہیں، جو نظافت کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ طبی لحاظ سے صحت کے لئے بھی مضر ہے، کیونکہ میڈیکل اصول کے مطابق پیٹ کے کیڑوں کے انڈے انسانی ناخن میں پوشیدہ ہوتے ہیں، اور انسان جب کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے کھانے میں شامل ہوکر پیٹ میں چلے جاتے ہیں، اور اندر ہی اندر پھلتے پھولتے رہتے ہیں(۲) ظاہر ہے کہ یہ صحت کے لئے آگے چل کر بہت نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

بعض خواتین کی بری عادت

بعض خواتین میں ناخن بڑھانے کا رجحان پایا جاتا ہے، وہ پوری توجہ کے ساتھ اس کی دیکھ بھال کرتی ہیں، تاکہ ناخن خوب بڑھ جائے، مگر ان کے لئے بھی یہ کسی طرح فائدہ مند نہیں ہے، مذکورہ خرابی کے ساتھ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں وہ خون کی کمی کا شکار ہوجاتی ہیں، اور نفسیاتی امراض میں بھی مبتلا ہوجاتی ہیں، ایک ماہر نفسیات کے بقول ناخن بڑھانا اتنا خطرناک ہے کہ وہ انسان کو بے حد نفسیاتی مریض بنادیتا ہے، حتی کہ وہ خودکشی کی طرف بھی مائل ہوجاتا ہے۔(۳)

ناخن تراشنا کیسا ہے؟

انہی وجوہ کی بناء پر اسلام نے ناخن تراشنے کی خاص تاکید کی ہے، ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "قصوا أظفارکم "(۴) "ناخن تراشو" اور محیط سرخسی کے حوالے سے فتاوی ہندیہ میں ہے: "قلم الأظفار سنة "(۵) "ناخن تراشنا سنت ہے"

(۱) تفسیر خازن ۱/۷۶، سورۃ البقرۃ: ۱۲۲ تا ۱۲۴
(۲) سنت نبوی اور جدید سائنس ۱/۴۵۰، ناخن کاٹنا سنت نبوی بھی، علاج بھی
(۳) سنت نبوی اور جدید سائنس ۱/۴۵۰ ناخن کاٹنا سنت نبوی بھی، علاج بھی
(۴) فتح الباری ۱۰/۳۳۸، باب قص الشارب
(۵) عالمگیری ۵/۳۵۷ الباب التاسع عشر فی الختان الخ

ابن عربی رحمہ اللہ نے ناخن تراشنے کے سنت ہونے پر تمام فقہاء کا اجماع نقل کیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

"وقص الأظفار سنة إجماعا"(۱)

''ناخن تراشنا بالاتفاق سنت ہے''

اور علماء نے اس بات کی بھی صراحت کی ہے کہ یہ سنت مرد اور عورت دونوں کے حق میں ہے، نیز ناخن ہاتھ کے ہوں، یا پاؤں کے دونوں کو تراشنا سنت ہے۔(۲)

ناخن کی کتنی مقدار تراشے؟

زندہ ناخن سے زائد حصہ کو تراش لینا چاہئے، تاکہ صرف زندہ ناخن ہی باقی رہ جائے؛ البتہ اتنا زیادہ کاٹنے سے پرہیز کرنا چاہئے کہ ناخن کا زندہ حصہ بھی کٹ جائے، اور تکلیف وپریشانی کا باعث ہوجائے:

"ویستحب الاستقصاء فی إزالتها إلی حد لایدخل منه الضرر علی الأصح"(۳)

''ناخن اس حد تک کاٹنا مستحب ہے کہ اس سے انگلی میں تکلیف نہ ہو''

پہلے ناخن ہاتھ کا تراشے یا پاؤں کا؟

ناخن تراشنے کے بارے میں احادیث عام ہیں، جس میں بالاتفاق ہاتھ اور پاؤں دونوں کے ناخن تراشنا داخل ہے، لیکن ان دونوں میں پہلے ہاتھ کا ناخن تراشا جائے یا پاؤں کا ؟ روایات اس سلسلے میں خاموش ہیں، کسی روایت میں اس کی تصریح نہیں ہے، اس لئے علماء کا اس بارے میں تھوڑا سا اختلاف پایا جاتا ہے، ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کاٹنے والے کی صوابدید پر منحصر ہے، پہلے ہاتھ کا کاٹے یا پاؤں کا، بہرحال دونوں صورتوں میں اسے اختیار ہے، تراشتے وقت اپنے اختیار تمیزی اور سہولت وآسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے جس کا

---

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: ۳/۴۵۵، حرف الخاء

(۲) حوالہ سابق

(۳) فتح الملہم: ۱/۳۱۱، باب خصال الفطرة

تراشنا چاہے، تراش سکتا ہے، لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ پہلے ہاتھ کے ناخن تراشے جائیں، اور بعد میں پاؤں کے ناخن کاٹے جائیں، کیونکہ جس طرح وضو کا تعلق طہارت ونظافت سے ہے اسی طرح ناخن تراشنے کا تعلق بھی اسی باب سے ہے، وضو میں پہلے ہاتھ دھویا جاتا ہے، اور پاؤں بعد میں دھویا جاتا ہے، اسی طرح ناخن تراشتے ہوئے بھی پہلے ہاتھ کے ناخن کا اور بعد میں پاؤں کے ناخن کا تراشنا مستحب ہوگا۔(۱)

ہاتھ کے ناخن تراشنے کا طریقہ

جس طرح ہاتھ اور پاؤں کے ناخن تراشنے میں ترتیب کے متعلق کوئی صریح روایت نہیں ہے، اسی طرح ہاتھ کے ناخن کاٹنے کی ترتیب کیا ہو، پہلے کس انگلی کا ناخن کاٹا جائے، اور کس انگلی کا بعد میں کاٹا جائے، اس بارے میں بھی کوئی حدیث منقول نہیں ہے، (۲) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ولم يثبت في ترتيب الأصابع عند القص شيء من الأحاديث"(۳)

ناخن تراشتے وقت انگلیوں کی ترتیب کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے،

لہٰذا جس طرح بھی اسے تراش لیا جائے سنت ادا ہوجائیگی (۴) البتہ کتابوں میں ناخن تراشنے کے چار طریقے ملتے ہیں، جنھیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

پہلا طریقہ: دونوں ہاتھوں میں سے پہلے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن تراشنا شروع کرے، پہلے شہادت کی انگلی، اس کے بعد بیچ والی (وسطی) اس کے بعد اس کے بغل والی (بنصر) پھر سب سے چھوٹی انگلی (خنصر) اور آخر میں انگوٹھا (ابہام) کے ناخن تراشے

(۱) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب، عمدۃ القاری ۲۲، ۴۵، باب تقليم الأظفار، تفسیر خازن ۱/۷۶، سورۃ البقرۃ: ۱۲۲-۱۲۴

(۲) شامی ۶/۴۰۶، مسائل شتی / فصل فی البیع

(۳) فتح الباری: ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب

(۴) اتحاف السادۃ المتقین ۲/۴۱۱، خصال الفطرۃ

جائیں، اس کے بعد بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن تراشنے کی ابتداء اس کی سب سے چھوٹی انگلی (خنصر) سے کریں، پھر اس کے بغل والی (بنصر) پھر اس کے بعد والی (وسطی) پھر شہادت کی انگلی اور آخر میں انگوٹھا (ابہام) کے ناخن تراشیں، یہ طریقہ علامہ نووی رحمہ اللہ کا بیان کردہ ہے (۱) علامہ عینی (۲) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی یہ قول ان ہی سے نقل کیا ہے (۳) اور حافظ بن حجر رحمہ اللہ نے دائیں ہاتھ سے ناخن تراشنے کی ابتداء کرنے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے، جن کے الفاظ یہ ہیں:

کان النبی ﷺ یحب التیمن فی طھورہ وترجلہ وتنعلہ (۴)

''آپ ﷺ دائیں جانب کا لحاظ کیا کرتے تھے، وضو کرنے میں، کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں''

اور دائیں ہاتھ میں سب سے پہلے شہادت کی انگلی کے ناخن تراشنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بقیہ انگلیوں کے مقابلہ میں اشرف ہے، کیونکہ کلمۂ تشہد پڑھتے وقت اس سے اشارہ کیا جاتا ہے، پھر اس کے بعد انگوٹھے (ابہام) کے بجائے بیچ والی (وسطی) انگلی کے ناخن کو تراشنا اس وجہ سے ہے کہ ناخن تراشنے والا عموماً ہتھیلی کی پشت کی طرف سے کاٹتا ہے، اور ایسی حالت میں داہنی طرف بیچ والی انگلی (وسطی) ہی ہوا کرتی ہے، اس لئے وسطی اور اس کے بعد والی انگلیوں کے ناخن تراشنے کو کہا گیا ہے، اور آخر میں انگوٹھے (ابہام) کے ناخن کاٹنے کو کہا گیا ہے، اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں بھی داہنی جانب کی رعایت کی گئی ہے، اور اس میں داہنی جانب کی طرف آنا اسی وقت ہوگا جبکہ خنصر سے شروع کر کے ابہام پر ختم کیا جائے، اسی لئے اسی ترتیب کا لحاظ کرنے کو کہا گیا ہے۔ (۵)

---

(۱) حاشیہ نووی مع مسلم ۳/۱۲۹، باب خصال الفطرة

(۲) عمدۃ القاری ۲۲/۴۵، باب تقلیم الأظفار

(۳) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب

(۴) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب، بخاری رقم الحدیث: ۵۸۵۴، باب یبدأ بالنعل الیمنی

(۵) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب

جہاں تک بائیں ہاتھ میں خنصر سے شروع کر کے ابہام پر ختم کرنے میں مسلسل داہنی طرف آنے کی بات ہے تو واقعتا مسلم ہے، اور بلا کسی پریشانی کے ایسا ہی ہوتا ہے، لیکن داہنے ہاتھ میں شہادت کی انگلی کے بعد ابہام کے بجائے وسطی انگلی کے ناخن تراشنے میں جو داہنی طرف انتقال (آنے) کی بات کہی گئی ہے، وہ ایک تو عام نہیں ہے، دوسرے اس میں دشواری بھی بہت ہے، بلا تکلف داہنی جانب انتقال (آنا) نہیں ہوسکتا، جیسا کہ تجربہ شاہد ہے،

دوسرا طریقہ: دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرکے اس کی چھوٹی انگلی (خنصر) پر ختم کیا جائے، اور ابھی اس کے انگوٹھے کے ناخن کو نہ تراشا جائے، جب بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) کے ناخنسے تراشنے کی ابتداء کرکے اس کے انگوٹھے (ابہام) پر ختم کردیا جائے تب آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشا جائے، یہ طریقہ امام غزالی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔(۱)

مگر امام ابوعبداللہ مازنی رحمہ اللہ مالکی نے اس کا شدت سے انکار کیا ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے پہلے طریقہ کو ہی راجح قرار دیا ہے(۲) شاید یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہو کہ اس میں داہنی طرف مسلسل انتقال (آنا) ہورہا ہے۔(۳)

تیسرا طریقہ: صاحب اقلید کے حوالے سے حافظ بن حجر رحمہ اللہ نے ایک تیسرا طریقہ بھی لکھا ہے، اور وہ یہ کہ پہلے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) سے کاٹنا شروع کرے، پھر اس کے بعد والی، اسی طرح انگوٹھے (ابہام) پر پہونچے، اس کے بعد دائیں ہاتھ کے انگوٹھے (ابہام) سے شروع کر کے چھوٹی انگلی (خنصر) پر ختم کرے(۴) شاید ان کے پیش نظر یہ ہو کہ ناخن ہتھیلی کے اندرون سے بھی کاٹا جاتا ہے، تو اس صورت میں بھی داہنی طرف ہی انتقال (آنا) ہوگا۔(۵)

---

(۱) احیاء العلوم ۱/۱۴۱، القسم الثالث من النظافة الخ

(۲) المجموع ۱/۲۸۶، باب السواک

(۳) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب

(۴) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب

(۵) حوالہ سابق ۳۴۶، باب قص الشارب

چوتھا طریقہ: دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) سے ناخن تراشنے کی ابتداء کرے ، پھر بیچ والی (وسطی) کا، اس کے بعد انگوٹھے (ابہام) کا پھر چھوٹی انگلی کے بغل والی (بنصر) کا، اور سب سے آخر میں شہادت والی انگلی کا تراشے، اس کے بعد بائیں ہاتھ کی انگلیوں کا ناخن تراشے، پہلے انگوٹھے (ابہام) کا، اس کے بعد بیچ والی (وسطی) کا، پھر چھوٹی انگلی (خنصر) کا، اس کے بعد شہادت والی اور آخر میں چھوٹی انگلی کے بغل والی (بنصر) کا تراشے۔(۱)

پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ

پاؤں کے ناخن تراشتے وقت پہلے کس انگلی کا تراشے اور آخر میں کس انگلی کے ناخن کاٹے؟ اس کے متعلق بھی کوئی روایت ذخیرۂ احادیث میں نہیں ہے (۲) البتہ کتابوں میں اس کے دو طریقے ملتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

پہلا طریقہ: پاؤں کے ناخن تراشتے وقت پہلے دایاں پاؤں کی چھوٹی انگلی کا تراشے، پھر بالترتیب تراشتے ہوئے انگوٹھے کا سب سے آخر میں تراشے، پھر بایاں پاؤں کے انگوٹھے کا تراشے، پھر بالترتیب تراشتے ہوئے چھوٹی انگلی (خنصر) پر پہونچے، اور سب سے آخر میں اس کا ناخن تراشے، یہ طریقہ امام غزالی رحمہ اللہ کا بیان کردہ ہے (۳) اس ترتیب سے پاؤں کے ناخن کاٹنے کی وجہ یہ ہے کہ پاؤں کا ناخن تراشتے وقت عموماً تلوے کی جانب سے تراشے جاتے ہیں، ایسی صورت میں جب مذکورہ ترتیب کا لحاظ کیا جائے گا تو داہنی طرف انتقال (آنا) ہوگا، اور یہی مطلوب بھی ہے، اس لئے یہی طریقہ بہتر اور مناسب ہے۔(۴)

دوسرا طریقہ: پہلے دایاں پاؤں کی چھوٹی انگلی (خنصر)، پھر بیچ کی انگلی (وسطی)، اس کے بعد انگوٹھا (ابہام)، پھر چھوٹی انگلی کے بغل والی (بنصر) کا تراشے، اور سب سے آخر میں شہادت کی انگلی کا ناخن تراشے، اس کے بعد بایاں پاؤں میں اولاً انگوٹھے (ابہام)، اس

(۱) درمع الشامی ۶/۴۰۶، فصل فی البیع
(۲) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب
(۳) احیاء العلوم ۱/۱۴۱، القسم الثالث من النظافة الخ
(۴) فتح الباری ۱۰/۳۴۵، باب قص الشارب

کی بعد بیچ والی (وسطی)، پھر چھوٹی انگلی (خنصر)، پھر شہادت والی انگلی، اس کے بعد چھوٹی انگلی کے بغل والی (بنصر) کا تراشے۔(۱)

آنکھ آنے کی شکایت کا دور ہونا

ہاتھ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کا بالترتیب جو چوتھا اور دوسرا طریقہ ذکر کیا گیا ہے، اگر اس کے مطابق ناخن تراشے جائیں، تو جنھیں آنکھ آنے کی شکایت عموماً رہتی ہے وہ اس سے نجات پا جائے گا، علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ مجرب ہے۔(۲)

سبھی ناخن ایک ساتھ تراشے جائیں

مناسب یہ ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کی ساری انگلیوں کے ناخن ایک ساتھ تراشے جائیں، کچھ انگلیوں کے تراشیں، اور کچھ کے چھوڑ دیں، یا ہاتھ کے ناخن تراشیں اور پاؤں کے چھوڑ دیں، یا اس کے برخلاف پاؤں کے کاٹیں اور ہاتھ کے چھوڑ دیں، یہ ساری صورتیں غیر مناسب ہیں، جس طرح دونوں پاؤں میں سے صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنا ایک ناپسندیدہ حرکت ہے، اسی طرح کچھ کے ناخن تراشنا اور کچھ کے چھوڑ دینا بھی غیر مناسب عمل ہے، علامہ مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> ”لو اقتصر علی بعضها مع استواء ها فی الحاجة لم یحصل المقصود بل هو کالمشی فی نعل واحدة“ (۳)
>
> ”جب ناخن تراشنے کا حکم ساری انگلیوں کے بارے میں برابر ہے تو کچھ کے تراشنا اور کچھ کے یونہی چھوڑ دینا مقصود (نظافت) کے خلاف ہے، بلکہ یہ ایک جوتا پہن کر چلنے کے حکم میں ہوگا (جو ممنوع ہے)“

---

(۱) در مع الشامی ۴۰۶/۶، فصل فی البیع

(۲) شامی ۴۰۶/۶، فصل فی البیع، مسائل شتی

(۳) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ۴۵۵/۳، حرف الخاء

زائد ہاتھ وانگلی کے ناخن

عام عادت تو یہی ہے کہ انسان کو دو ہاتھ اور ہر ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں؛ لیکن اگر کسی کو تین ہاتھ ہوں، یا ہر ہاتھ میں پانچ انگلیوں سے زائد چھ یا اس سے بھی بڑھ کر انگلیاں ہوں، تو سوال یہ ہے کہ زائد ہاتھ اور زائد انگلیوں کے ناخن کا کیا حکم ہوگا؟ علماء فرماتے ہیں کہ حدیث کے الفاظ چونکہ عام ہیں، اس میں ہاتھ اور انگلیوں کی تعداد کا ذکر نہیں ہے، اور قاعدہ ہے کہ عام حکم میں نادر الوقوع افراد (جو چیزیں عام طور پر نہ پائی جائیں) بھی داخل ہوجاتے ہیں، اس لئے زائد ہاتھ اور پانچ سے زیادہ انگلی اگر کسی کے پاس ہوں تو ان کے ناخن کو تراشنا بھی سنت ہوگا، چنانچہ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وشمل الإصبع الزائدة واليد الزائدة" (۱)

"الفاظ حدیث زائد انگلی اور زائد ہاتھ کو بھی شامل ہیں (یعنی ان کے ناخن بھی تراشے جائیں)"

ناخن کب تراشے؟

ناخن جب بڑھ جائیں تو انھیں تراش لینا چاہئے، خواہ جونسا دن ہو، اور دن کی بھی کوئی قید نہیں ہے، رات میں بھی انھیں تراشا جاسکتا ہے (۲) ناخن کے بڑھ جانے کے باوجود انھیں نہ تراشنا اور کسی خاص دن کا انتظار کرنا مکروہ ہے (۳) اسی لئے حافظ بن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"المعتمد أنه يستحب كيف ما احتاج إليه" (۴)

(ناخن تراشنے کے بارے میں) معتمد قول یہ ہے کہ جب ضرورت ہو اسے تراش لینا مستحب ہے (دن کی کوئی تعیین نہیں ہے)

(۱) فيض القدير شرح جامع الصغير ۳/ ۴۵۵، حرف الخاء
(۲) عالمگیری ۵/ ۳۵۸، الباب التاسع عشر في الختان الخ
(۳) خانیہ مع عالمگیری ۳/ ۴۱۱، فصل في الختان
(۴) فتح الباری ۱۰/ ۳۴۶، باب قص الشارب

البتہ اگر ناخن زیادہ نہ بڑھے ہوں، اور حصول فضیلت کے لئے کوئی جمعہ کے دن کا انتظار کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، بلکہ فقہاء اس کو مستحب قرار دیتے ہیں (۱) کیوں کہ بیہقی میں ابوجعفر باقر سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ناخن ترشوانے کو بہتر فرماتے تھے (۲) اس لئے افضل یہ ہے کہ ہر جمعہ کو نماز سے پہلے تراش لیا جائے، چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

"کان یقلم أظفاره ﷺ... یوم الجمعه قبل أن یروح إلی الصلوة"(۳)

"نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن نماز جمعہ کیلئے جانے سے پہلے ناخن تراشا کرتے تھے"

ناخن تراشنے میں تاخیر

اس سے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ ناخن تراشنا بہتر ہے، اگر ہر جمعہ ایسا نہ کر سکے تو کم از کم پندرہ دن پر کر لیا کرے، اور اگر پندرہ دن پر بھی نہ تراش سکا تو زیادہ سے زیادہ چالیس دن تاخیر کی گنجائش ہے، چالیس دن کے بعد وعید گناہ کا مستحق ہوگا، گویا ہفتہ افضل ہے، پندرہ دن متوسط ہے، اور چالیس دن انتہائی مدت ہے۔(۴)

ناخن دانت سے کترنا

ناخن نیل کٹر یا چاقو وغیرہ سے تراشے، دانتوں سے اسے نہیں کترنا چاہئے، طبی نقطۂ نظر سے اس کی وجہ سے مرض برص پیدا ہونے کا اندیشہ ہے (۵) اس سے رزق میں تنگی اور غربت ومحتاجی بھی آتی ہے۔(۶)

---

(۱) درمع الشامی ۴۰۶/۲، فصل فی البیع
(۲) عمدة القاری ۴۶/۲۲، باب تقلیم الأظفار
(۳) شعب الایمان رقم الحدیث: ۲۵۰۸، فضل الوضوء الخ
(۴) عالمگیری ۳۵۸/۵، الباب التاسع عشر فی الختان الخ
(۵) حوالہ سابق
(۶) اتحاف السادة المتقین ۴۱۱/۲، باب خصال الفطرة

ناخن تراشنے کے بعد انگلیوں کا دھونا

ناخن تراشنے کے بعد انگلیوں کو دھولینا چاہئے، کیونکہ ناخنوں کی جڑ میں موجود میل کچیل اس سے دور ہوجائے گی، اور نظافت جو مقصود ہے، وہ مکمل طور پر حاصل ہوگی (۱) اور طبی لحاظ سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر دھلی ہوئی انگلیوں سے بدن کے کسی حصہ کو کھجانے کی ضرورت پڑے تو کوئی نقصان نہ ہوگا، چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ویستحب غسل رؤوس الأصابع بعد قص الأظفار وقد قیل: إن الحک بالأظفار قبل غلسها یضر بالجسد" (۲)

"ناخن تراشنے کے بعد انگلیوں کے سرے کو دھولینا مستحب ہے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ دھونے سے پہلے اگر ان سے بدن کو کھجایا جائے تو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے"

تراشے ہوئے ناخن کو دفن کردے

تراشیدہ ناخن کو دفن کردینا بہتر ہے، کیونکہ یہ جزو بدن ہے جو لائق تعظیم ہے، اور ادھر ادھر ڈال دینے میں اس کی اہانت ہے؛ اس لئے اس سے بچنا چاہئے، نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے تراشیدہ ناخن کو دفن کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ جادوگروں کو ان پر جادو کرنے کا موقع مل جاتا ہے (۳) چنانچہ فتاوی قاضی خاں میں ہے:

"وإذا قلم أظافیره أو جز شعره أن یدفن ذلک الظفر والشعر المجزور" (۴)

"تراشیدہ ناخن اور بال کو دفن کردینا چاہئے"

(۱) کشاف القناع ۷۶/۱، فصل الامتشاط والادھان
(۲) المغنی ۶۵/۱، فصل غسل رؤوس الأصابع
(۳) فتح الباری ۳۴۶/۱۰، باب قص الشارب
(۴) خانیہ مع عالمگیری ۴۱۱/۳، فصل فی الختان

نیز بیت الخلا، غسل خانہ اور ناپاک جگہوں پر انھیں ڈال دینے سے طرح طرح کے امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے(۱) اس لئے اس سے بھی خاص طور پر بچنا چاہئے، اور اگر کوئی دفن کرنے کے بجائے کسی پاک مقام پر ڈال دے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۲)

(۱) شامی ۶/ ۴۰۶، **فصل فی البیع**
(۲) **اشعۃ اللمعات ۱/ ۲۱۲، باب السواک**

متفرق مسائل

حالت جنابت میں ناخن تراشنا

جنابت کی حالت میں ناخن تراشنا مکروہ ہے، ہندیہ میں غرائب کے حوالے سے لکھا ہے:

"حلق الشعر حالة الجنابة مکروہ و کذا قص الأظافیر"(۱)

"جنابت کی حالت میں بال مونڈنا اور ناخن تراشنا مکروہ ہے"۔

قربانی کرنے والے کا ناخن تراشنا

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"إذا رأیتم هلال ذی الحجة وأراد أحدکم أن یضحی فلیمسک عن شعرہ وأظفارہ"(۲)

"جب ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو قربانی کرنے والا نہ بال کاٹے اور نہ ہی ناخن تراشے"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کا چاند نظر آ جانے کے بعد قربانی کرنے والا قربانی کرنے سے فارغ ہونے تک ناخن نہ تراشے، اسی لئے فقہاء فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں ناخن نہ تراشنا مستحب ہے۔(۳)

میت کے ناخن تراشنا

ناخن تراشنا چونکہ تقاضۂ نظافت ہونے کے ساتھ ساتھ جمال وزینت میں بھی داخل

(۱) عالمگیری ۳۵۸/۵، الباب التاسع عشر فی الختان الخ
(۲) مسلم رقم الحدیث: ۱۹۷۷، باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجه الخ
(۳) شامی ۱۸۱/۲، مطلب فی ازالة الشعر والظفر فی عشر ذی الحجة

ہے(۱) اور یہ زندوں کے لئے ہے، مرنے کے بعد اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی، اور نہ ہی شرعاً یہ مطلوب ہے، اس لئے میت کے ناخن نہ تراشے جائیں، علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ولایقص ظفرہ أی المیت" (۲)

"میت کے ناخن نہ تراشے"

البتہ اگر اس کے ناخن ٹوٹ گئے ہوں تو اسے کفن ہی میں رکھ دے۔ (۳)

ناخن پالش

آج کل ناخن پالش کا استعمال عام ہوگیا ہے، عورتیں بڑے شوق سے اسے استعمال کرتی ہیں، یہ مسئلہ تو الگ ہے کہ اس کی موجودگی میں وضو درست نہیں ہوتا، اور وضو سے پہلے اس کا دور کرنا ضروری ہے (۴) اس کے علاوہ طبی لحاظ سے یہ صحت کے لئے بھی مضر ہے، چنانچہ حکیم محمد طارق محمود چغتائی لکھتے ہیں:

> ناخن بھی جسم انسانی کی طرح زندہ ہیں، انھیں بھی آکسیجن اور ہوا کی ضرورت ہوتی ہے، یہ پانی کے طلبگار رہتے ہیں، اگر انھیں کوئی تکلیف پہونچے تو تمام جسم ان سے متاثر ہوتا ہے، ایک خاتون کو ہاتھوں پر دانے، خارش اور پیپ دار پھنسیاں تھیں، بہت علاج کرائے لیکن افاقہ نہ ہوا، ایک ماہر امراض جلد کے پاس گئیں، موصوف عمر رسیدہ اور بہت ماہر جانے جاتے تھے، ڈاکٹر صاحب مریضہ کا معائنہ کر کے فرمانے لگے: آپ ناخن پالش کتنے عرصہ سے استعمال کر رہی ہیں؟ مریضہ نے جواب دیا! گذشتہ ساڑھے پانچ سال سے، اور مرض کو کتنا عرصہ ہوا ہے؟ مریضہ نے جواب دیا!

(۱) تفسیر خازن ۱/۷۶، سورۃ البقرۃ

(۲) مراقی الفلاح حاشیہ طحطاوی ۵۷۱، باب احکام الجنائز

(۳) حوالہ سابق

(۴) حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۶۲، فصل فی احکام الوضوء

پانچ سال سے مسلسل مرض موجود ہے، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا!
آپ ناخن پالش لگانا چھوڑ کر پھر مناسب مختصر علاج کریں (جس کی
وضاحت انہوں نے مریضہ سے کی) مریضہ کا کہنا ہے کہ صرف
تیسرے ہفتے میں مکمل صحت یاب ہوگئی"(۱)

(۱) سنت نبوی اور جدید سائنس ۱/ ۳۲۴، ناخن پالش اور جدید سائنس